Lesson 3: Al-A'araaf (Ayaat 40 - 53): Day 11

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف کی تفسیر

إِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

اَبْوَابُ	لَهُمْ	تُفَتَّحُ	لَا	عَنْهَا	وَاسْتَكْبَرُوْا	بِاٰيٰتِنَا	كَذَّبُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ
دروازے	واسطے انکے	کھولے جائینگے	نہ	ان سے	اور تکبر کیا	نشانیوں ہماری کو	جھٹلایا	جن لوگوں نے	بے شک

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے سرتابی کی اُن کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے

السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ

سَمِّ	فِيْ	الْجَمَلُ	يَلِجَ	حَتّٰى	الْجَنَّةَ	يَدْخُلُوْنَ	لَا	وَ	السَّمَآءِ
ناکے	بیچ	اونٹ	داخل ہو جائے	یہاں تک کہ	بہشت میں	داخل ہوں گے	نہ	اور	آسمان کے

جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اُونٹ سوئی کے ناکے میں سے

الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ

جَهَنَّمَ	مِّنْ	لَهُمْ	الْمُجْرِمِيْنَ	نَجْزِيْ	وَكَذٰلِكَ	الْخِيَاطِ
دوزخ	سے	واسطے ان کے	گنہگاروں کو	جزا دیتے ہیں ہم	اور اسی طرح	سوئی کے

نہ نکل جائے۔ اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (۴۰) ایسے لوگوں کے

مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾

الظّٰلِمِيْنَ	نَجْزِيْ	كَذٰلِكَ	وَ	غَوَاشٍ	فَوْقِهِمْ	مِنْ	وَّ	مِهَادٌ
ظالموں کو	جزا دیتے ہیں ہم	اسی طرح	اور	بالاپوش ہیں	اوپر ان	سے	اور	بچھونا ہے

لیے (نیچے) بچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا)۔ اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں (۴۱)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز

وُسْعَهَآ	اِلَّا	نَفْسًا	نُكَلِّفُ	لَا	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	وَ
طاقت اس کی پر	مگر	کسی کو	تکلیف دیتے ہم	نہیں	اچھے	کام کیے	اور	ایمان لائے	جو لوگ کہ	اور

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے (اور) ہم (عملوں کے لیے) کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تو تکلیف دیتے ہی نہیں۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ

فِيْ	مَا	نَزَعْنَا	وَ	خٰلِدُوْنَ	فِيْهَا	هُمْ	الْجَنَّةِ	اَصْحٰبُ	اُولٰٓئِكَ
بیچ	جو	کھینچ لیا ہم نے	اور	ہمیش رہنے والے ہیں	بیچ اس کے	وہ	بہشت کے	رہنے والے ہیں	یہ لوگ

ایسے ہی لوگ اہلِ بہشت ہیں (کہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے (۴۲) اور جو کینے اُن

صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ

صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ	غِلٍّ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	وَ	قَالُوا	الْحَمْدُ
انکے سینوں کے تھا	سے	ناخوشی	چلتی ہیں	سے	نیچے ان کے	نہریں	اور	کہا انہوں نے	سب تعریف

کے سینوں میں ہوں گے ہم سب نکال ڈالیں گے۔ ان کے (محلوں کے) نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور کہیں گے کہ اللہ

لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

لِلّٰهِ	الَّذِيْ	هَدٰىنَا	لِهٰذَا	وَ	مَا	كُنَّا	لِنَهْتَدِيَ	لَوْ	لَآ	اَنْ هَدٰىنَا	اللّٰهُ
واسطے اللہ کے ہے	جس نے	ہدایت دی ہم کو	طرف اسکی	اور	نہ	تھے ہم	کہ راہ پائیں	اگر	نہ	راہ دکھاتا ہم کو	اللہ

کا شکر ہے جس نے ہم کو یہاں کا رستہ دکھایا۔ اور اگر اللہ ہم کو رستہ نہ دکھاتا تو ہم رستہ نہ پا سکتے۔

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

لَقَدْ	جَآءَتْ	رُسُلُ	رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	وَ	نُوْدُوْٓا	اَنْ	تِلْكُمُ	الْجَنَّةُ
البتہ تحقیق	آئے تھے	پیغمبر	ہمارے رب سے	ساتھ حق کے	اور	پکارے جائینگے	کہ	یہ ہے	بہشت

بیشک ہمارے پروردگار کے رسول حق بات لے کر آئے تھے۔ اور (اس روز) منادی کردی جائے گی کہ تم اُن اعمال کے صلے میں جو (دنیا میں)

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

اُوْرِثْتُمُوْهَا	بِمَا	كُنْتُمْ	تَعْمَلُوْنَ	وَ	نَادٰٓى	اَصْحٰبُ	الْجَنَّةِ
وارث کیے گئے ہو تم اسکے	بسبب اسکے کہ	تھے تم	کرتے	اور	پکاریں گے	رہنے والے	بہشت کے

کرتے تھے اس بہشت کے مالک بنا دیے گئے ہو (۴۳) اور اہلِ بہشت دوزخیوں سے پکار کر

اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ

اَصْحٰبَ	النَّارِ	اَنْ	قَدْ	وَجَدْنَا	مَا	وَعَدَنَا	رَبُّنَا	حَقًّا	فَهَلْ
رہنے والوں	دوزخ کے کو	یہ کہ	تحقیق	پایا ہم نے	جو کچھ	وعدہ دیا تھا ہم کو	رب ہمارے نے	سچ	پس کیا

کہیں گے کہ جو وعدہ ہمارے پروردگار نے ہم سے کیا تھا ہم نے تو اسے سچا پا لیا۔ بھلا جو

وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ

وَجَدْتُّمْ	مَّا	وَعَدَ	رَبُّكُمْ	حَقًّا	قَالُوْا	نَعَمْ	فَاَذَّنَ	مُؤَذِّنٌۢ	بَيْنَهُمْ
پایا تم نے	جو کچھ	وعدہ دیا تھا	رب تمہارے نے	سچ	کہیں گے	ہاں	پس پکارے گا	ایک پکارنیوالا	درمیان انکے

وعدہ تمہارے پروردگار نے تم سے کیا تھا تم نے بھی اُسے سچا پایا؟ وہ کہیں گے ہاں۔ تو (اُس وقت) اُن میں ایک پکارنے والا پکار دے گا

أَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

أَنْ	لَّعْنَةُ	اللّٰهِ	عَلَى	الظّٰلِمِيْنَ	الَّذِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِيْلِ
یہ کہ	لعنت	اللہ کی	اوپر	ظالموں کے	جولوگ کہ	بند کرتے ہیں	سے	راہ

کہ بے انصافوں پر اللہ کی لعنت (۴۴) جو اللہ کی راہ سے روکتے

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا

اللّٰهِ	وَ	يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	كٰفِرُوْنَ	وَبَيْنَهُمَا
اللہ کی	اور	چاہتے ہیں واسطے اسکے	کجی	اور	وہ	ساتھ آخرت کے	کافر ہیں	اوران دونوں کے درمیان

اور اس میں کجی ڈھونڈتے اور آخرت سے انکار کرتے تھے (۴۵) ان دونوں (یعنی بہشت اور دوزخ)

حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ

حِجَابٌ	وَ	عَلَى	الْاَعْرَافِ	رِجَالٌ	يَّعْرِفُوْنَ	كُلًّا	بِسِيْمٰهُمْ
پردہ ہے	اور	اوپر	اعراف کے	مرد ہوں گے	پہچانتے ہیں	ہرایک کو	ان کے چہرے سے

کے درمیان (اعراف نام) ایک دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے جو سب کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ

وَ	نَادَوْا	اَصْحٰبَ	الْجَنَّةِ	اَنْ	سَلٰمٌ	عَلَيْكُمْ	لَمْ	يَدْخُلُوْهَا	وَ	هُمْ
اور	پکاریں گے	رہنے والے	بہشت کے کو	کہ	سلامتی ہے	اوپر تمہارے	نہ	داخل کیے گئے بہشت میں	اور	وہ

تو وہ اہلِ بہشت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ یہ لوگ (ابھی) بہشت میں داخل تو نہیں

يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ

يَطْمَعُوْنَ	وَ	اِذَا	صُرِفَتْ	اَبْصَارُهُمْ	تِلْقَآءَ	اَصْحٰبِ	النَّارِ
امید رکھتے ہیں	اور	جب	پھیری جاتی ہیں	نظریں ان کی	طرف	رہنے والوں	آگ کے

ہوئے ہوں گے مگر امید رکھتے ہوں گے (۴۶) اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہلِ دوزخ کی طرف جائیں گی

قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ

قَالُوْا	رَبَّنَا	لَا	تَجْعَلْنَا	مَعَ	الْقَوْمِ	الظّٰلِمِيْنَ	وَ	نَادٰٓى	اَصْحٰبُ
کہتے ہیں	اے رب ہمارے	مت	کر ہم کو	ساتھ	قوم	ظالموں کے	اور	پکاریں گے	رہنے والے

تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ (شامل) نہ کیجیو (۴۷) اور اہلِ اعراف (کافر) لوگوں کو

الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ

الْاَعْرَافِ	رِجَالًا	يَّعْرِفُوْنَهُمْ	بِسِيْمٰهُمْ	قَالُوْا	مَآ	اَغْنٰى	عَنْكُمْ
اعراف کے	مردوں کو	پہچانتے ہیں ان کو	ساتھ ان کے چہروں کے	کہیں گے	نہ	کفایت کیا	تم سے

جنہیں ان کی صورتوں سے شناخت کرتے ہوں گے پکاریں گے اور کہیں گے (کہ آج) نہ تو تمہاری

جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ

جَمْعُكُمْ	وَ	مَا	كُنْتُمْ	تَسْتَكْبِرُوْنَ	اَهٰٓؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ	اَقْسَمْتُمْ
جمع تمہاری نے	اور	یہ کہ	تھے تم	تکبر کرتے	کیا یہ لوگ ہیں	جن پر	قسم کھاتے تھے تم

جماعت ہی تمہارے کچھ کام آئی اور نہ تمہارا تکبر (ہی سودمند ہوا) ﴿٤٨﴾ (پھر مومنوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے) کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے

لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ

لَا	يَنَالُهُمُ	اللّٰهُ	بِرَحْمَةٍ	اُدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْكُمْ	وَ	لَآ	اَنْتُمْ
کہ نہ	پہنچائے گا انکو	اللہ	رحمت	داخل ہو جاؤ	بہشت میں	نہیں	ڈر	اوپر تمہارے	اور	نہ	تم

بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اللہ اپنی رحمت سے ان کی دستگیری نہ کرے گا۔ (تو مومنو) تم بہشت میں داخل ہو جاؤ تمہیں کچھ خوف

تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

تَحْزَنُوْنَ	وَ	نَادٰٓى	اَصْحٰبُ	النَّارِ	اَصْحٰبَ	الْجَنَّةِ	اَنْ
غمگین ہوگے	اور	پکاریں گے	رہنے والے	دوزخ کے	رہنے والوں	بہشت کے کو	یہ کہ

نہیں اور نہ تم کو کچھ رنج و اندوہ ہو گا ﴿٤٩﴾ اور دوزخی بہشتیوں سے (گڑ گڑا کر) کہیں گے

اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ

اَفِيْضُوْا	عَلَيْنَا	مِنَ	الْمَآءِ	اَوْ	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ
ڈالو	اوپر ہمارے	سے	پانی	یا	اس چیز سے کہ	روزی دی تم کو	اللہ نے	کہیں گے	بیشک	اللہ نے

کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق اللہ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے ان میں سے (کچھ ہمیں بھی دو)۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے

حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ لا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا

حَرَّمَهُمَا	عَلَى	الْكٰفِرِيْنَ	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَهُمْ	لَهْوًا	وَّ	لَعِبًا
حرام کیا ہے اس کو	اوپر	کافروں کے	جنہوں نے	پکڑا	دین اپنے کو	تماشا	اور	کھیل

بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے ﴿٥٠﴾ جنہوں نے اپنے دین کو تماشا اور کھیل بنا رکھا تھا

وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۚ فَالۡيَوۡمَ نَنۡسٰهُمۡ كَمَا نَسُوۡا لِقَآءَ يَوۡمِهِمۡ

وَّغَرَّتۡهُمُ	الۡحَيٰوةُ	الدُّنۡيَا	فَالۡيَوۡمَ	نَنۡسٰهُمۡ	كَمَا	نَسُوۡا	لِقَآءَ	يَوۡمِهِمۡ
اورفریب دیاانکو	زندگانی	دنیا کی نے	پس آج	بھول جائینگے ہم	جیسا کہ	وہ بھول گئے تھے	ملاقات	دن اپنے کی کو

اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے اور ہماری

هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ (٥١) وَلَقَدۡ جِئۡنٰهُمۡ بِكِتٰبٍ

هٰذَا	وَ	مَا	كَانُوۡا	بِاٰيٰتِنَا	يَجۡحَدُوۡنَ	وَلَقَدۡ	جِئۡنٰهُمۡ	بِكِتٰبٍ
یہ ہے	اور	جیسا کہ	تھے وہ	نشانیوں ہماری کا	انکار کرتے	اور البتہ تحقیق	لاتے ہیں ہم انکے پاس	کتاب کہ

آیتوں سے منکر ہو رہے تھے اسی طرح آج ہم بھی انہیں بھلا دیں گے (٥١) اور ہم نے ان کے پاس کتاب پہنچادی ہے

فَصَّلۡنٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ هُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ (٥٢) هَلۡ

فَصَّلۡنٰهُ	عَلٰى	عِلۡمٍ	هُدًى	وَّ	رَحۡمَةً	لِّقَوۡمٍ	يُّؤۡمِنُوۡنَ	هَلۡ
مفصل بیان کیا ہے ہم نے اسکو	اوپر	علم کے	واسطے ہدایت کے	اور	رحمت کے	واسطے اس قوم کے کہ	ایمان لاتے ہیں	نہیں

جس کو علم و دانش کے ساتھ کھول کھول کر بیان کر دیا ہے (اور) وہ مومن لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے (٥٢) کیا یہ

يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا تَاۡوِيۡلَهٗ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ تَاۡوِيۡلُهٗ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ نَسُوۡهُ مِنۡ

يَنۡظُرُوۡنَ	اِلَّا	تَاۡوِيۡلَهٗ	يَوۡمَ	يَاۡتِىۡ	تَاۡوِيۡلُهٗ	يَقُوۡلُ	الَّذِيۡنَ	نَسُوۡهُ	مِنۡ
انتظار کرتے	مگر	ظاہر ہونے اسکی حقیقت کے	جس دن	آئے گی	حقیقت اس کی	کہیں گے	وہ لوگ جو کہ	بھول گئے تھے اسکو	سے

لوگ اس کے وقوع کے منتظر ہیں۔ جس دن وہ واقع ہو جائے گا تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے ہوں گے وہ بول اُٹھیں

قَبۡلُ قَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَقِّ ۚ فَهَلۡ لَّنَا مِنۡ شُفَعَآءَ

قَبۡلُ	قَدۡ	جَآءَتۡ	رُسُلُ	رَبِّنَا	بِالۡحَقِّ	فَهَلۡ	لَّنَا	مِنۡ	شُفَعَآءَ
پہلے اس	تحقیق	آئے تھے	بھیجے ہوئے	رب ہمارے کے	ساتھ حق کے	پس کیا ہیں	واسطے ہمارے	کوئی	سفارش کرنیوالے

گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر آئے تھے۔ بھلا (آج) ہمارے کوئی سفارشی ہیں کہ ہماری سفارش کریں یا

فَيَشۡفَعُوۡا لَنَاۤ اَوۡ نُرَدُّ فَنَعۡمَلَ غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ ؕ قَدۡ خَسِرُوۡۤا

فَيَشۡفَعُوۡا	لَنَاۤ	اَوۡ	نُرَدُّ	فَنَعۡمَلَ	غَيۡرَ	الَّذِىۡ	كُنَّا	نَعۡمَلُ	قَدۡ	خَسِرُوۡۤا
پس شفاعت کریں	واسطے ہمارے	یا	پھیریں جائیں ہم	پس عمل کریں	سوائے اسکے	جو	تھے ہم	عمل کرتے	تحقیق	ٹوٹا دیا انہوں نے

ہم (دنیا میں) پھر لوٹا دیے جائیں کہ جو عمل (بد) ہم (پہلے) کرتے تھے (وہ نہ کریں بلکہ) ان کے سوا اور (نیک) عمل کریں۔ بیشک ان لوگوں نے

اَنۡفُسَهُمۡ وَ ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۳﴾

			يَفۡتَرُوۡنَ	كَانُوۡا	مَّا	عَنۡهُمۡ	ضَلَّ	وَ	اَنۡفُسَهُمۡ
			باندھ لیتے	تھے	جو کچھ	ان سے	کھویا گیا	اور	جانوں اپنی کو

اپنا نقصان کیا اور جو کچھ یہ افتراء کیا کرتے تھے اُن سے سب جاتا رہا ﴿۵۳﴾

آج کے سبق کا خلاصہ۔ ہم نے پچھلے سبق میں لباس کے متعلق پڑھا تھا۔ اور شیطان کے اُس وار کے بارے میں تفصیل سے پڑھا کے کس طرح شیطان نے آدمؑ کو بہکانے کی کوشش کی۔

ہم لفظ ریش پر غور کر رہے تھے۔ 'رِيشًا' ریش کے ایک معنی داڑھی کے بھی ہیں۔ جس طرح عورت کے لئے حجاب اور پردہ ضروری ہے۔ داڑھی مردوں کے لئے جمال ہے۔ آپ اس وقت گھر میں یہ موضوع چھیڑ کر مردوں کو تنگ نہ کریں۔ ہمارے ہاں تو داڑھی والے مرد کو بوڑھا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن عرب کلچر میں اور فطری طور پر داڑھی والے مرد حسین سمجھے جاتے ہیں۔

لباس کو پہنتے وقت کی کچھ دعائیں بھی ہم نے دیکھی تھیں۔

سیدنا ابو امامہؓ نے نیا کرتہ پہنتے ہوئے جبکہ گلے تک وہ پہن لیا فرمایا» اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ کَسَانِیۡ مَا اُوَارِیۡ بِهٖ عَوۡرَتِیۡ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیۡ حَیَاتِیۡ « پھر فرمانے لگے: میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص نیا کپڑا پہنے اور اس کے گلے تک پہنچتے ہی یہ دعا پڑھے، پھر پرانا کپڑا راہ اللہ دے دے تو وہ اللہ کے ذمہ میں، اللہ کی پناہ میں اور اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ زندگی میں بھی اور بعد از مرگ بھی۔ (ترمذی، ابن ماجہ وغیرہ)

عمرؓ والی دعا کا ترجمہ ہے؛ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ اُس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا ہے۔ جس سے میں اپنے عیب چھپاتا ہوں۔ اور میں اپنی زندگی میں اس سے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

یہ روایت پڑھ کر مجھے یہ محسوس ہوُا کہ اس روایت پر عمل کر کے ہم خواتین تو بہت ساری نیکیاں کما سکتی ہیں۔

مسند احمد میں ہے: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان سے ایک کرتہ تین درہم کا خریدا اور اسے پہنا-جب پہنچوں اور ٹخنوں تک پہنچا تو آپ نے یہ دعا پڑھی» الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي » یہ دعا سن کر آپ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اسے کپڑا پہننے کے وقت پڑھتے تھے یا آپ از خود اسے پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

علیؓ دعا کا ترجمہ: ساری تعریفیں اللہ کے لئے اُس ذات کے لئے جس نے مجھے عطا کیا۔ جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں اور اپنے عیبوں کو چھپاتا ہوں۔

لوگوں نے دیکھیں سب سے پہلے یہ پوچھا کہ کیا یہ رسولؐ اللہ کا عمل ہے؟ آج ہمارا بھی یہی مزاج ہونا چاہئیے کہ ہم یہ دیکھیں کہ کونسا عمل سُنّت کے مطابق ہے۔ ہمیں چاہئیے کہ کہ یہ دیکھیں کہ حدیث مستند ہے اور کیا یہ عمل مستند احادیثِ رسولؐ سے ثابت ہے؟

ان دونوں روایات سے پتا چلتا ہے کہ انسان خوبصورت لباس پہن سکتا ہے۔ دونوں روایتوں سے پتا چلتا ہے کہ لباس ہمارے عیب چھپاتا ہے۔

ہم نے»لِبَاسُ التَّقْوىٰ «کے بارے میں بھی پڑھا تھا۔ اُس سلسلے میں کچھ روایات بیان کی جاتی ہیں۔

عکرمہؒ جو مجاہدؒ کے شاگرد تھے۔ یہ شروع کے تفسیر لکھنے والوں میں سے ہیں۔

»لِبَاسُ التَّقْوٰى « کی دوسری قرأت» لِبَاسَ التَّقْوٰى « سین کے زبر سے بھی ہے-رفع سے پڑھنے والے اسے مبتدا کہتے ہیں اور اس کے بعد کا جملہ اس کی خبر ہے-عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ” : اس سے مراد قیامت کے دن پرہیز گاروں کو جو لباس عطا ہو گا، وہ ہے۔ “

ابن جریج کا قول ہے» ”لِبَاسَ التَّقْوٰى « ایمان ہے۔ “

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ” : عمل صالح ہے اور اسی سے ہنس مکھ ہوتا ہے۔ “

جتنا زیادہ ہم خوش اخلاق ہونگے اور مسکرا کر بات کرینگے اُتنا ہی لوگ ہمارے قریب آئیں گے۔

گھر والوں سے مسکرا کر بات کریں۔ باہر لوگوں سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔

حضرت عائشہؓ کے بھانجے اور مفسر عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ” : مراد اس سے مشیت ربانی ہے۔ “

یعنی یہ »لِبَاسَ التَّقْوٰى « اللہ کی چاہت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فیصلوں میں خوش رہنا ہی لباس التقویٰ ہے۔

عبد الرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں ” : اللہ کے ڈر سے اپنی ستر پوشی کرنا لباس تقویٰ ہے۔ “

لباس پہنتے وقت ان ساری باتوں کو اپنے ذہن میں رکھیں تو انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔